قرآن کے اسماء

از جناب ابوالمعالی لئیق احمد حسن صاحب فائق نعمانی۔ نظام آباد

قرآن مجید کی امتیازی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کتاب کے جتنے نام وحی الٰہی نے رکھے ہیں وہ سب ایک خاص معنوی شان رکھتے ہیں۔ اور اس کے مقصدِ تنزیل اور اس کی تعلیم کی نوعیت پر پوری روشنی ڈالتے ہیں۔ نیز ان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس مقدس کلام کے اندر اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی ضروریات دینی و دنیوی کی تکمیل فرمائی ہے۔ اس جگہ میں قرآن مجید و فرقان حمید کے انہی اسماء کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو خود قرآن میں وارد ہوئے ہیں۔ اور جن میں سے ہر ایک اسم میں اس کتاب کے کسی نہ کسی خاص کمال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۔ سب سے پہلا نام قرآن ہے جس سے یہ پاک کتاب ساری دنیا میں عام طور پر مشہور ہے یہ نام وحی الٰہی کے اندر متعدد مرتبہ آیا ہے:۔ ...... شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

تِلْكَ اٰیَاتُ الْكِتَابِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِیْنٍ۔

قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَءَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ۔
نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔

لفظ قرآن قرأ سے مشتق ہے جس کے معنی جمع کے ہیں یعنی اکٹھا کرنا یا ایک چیز کو دوسری کے ساتھ ملانا اور چونکہ پڑھنے میں حروف کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جاتا ہے اس لئے قرء کے معنی پڑھنے کے بھی ہیں اور اس معنی کے لحاظ سے اس کتاب کا نام قرآن فرمایا اور اس پر خود قرآن کریم شاہد ہے کیونکہ سب سے پہلی وحی جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ یعنی اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا۔ پس سب سے پہلا لفظ وحی نبوت کا اِقْرَأْ ہے اور اسی کے مطابق اس پاک وحی کا نام قرآن فرمایا یعنی جو چیز پڑھی جاتی چاہیے۔

مگر قرآن کے معنی اسی حد تک محدود نہیں ہیں۔ لفظ قرآن کے اندر اس کتاب کے ہمیشہ پڑھے جانے کی پیشگوئی بھی ہے کون کہہ سکتا تھا کہ یہ کلام جو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہا ہے دنیا میں ایسی قوت حاصل کریگا کہ ساری دنیا اس کو پڑھے گی اور اسی صورت میں پڑھے گی جس صورت میں وہ نازل ہوا پھر کیسی صفائی سے پیشگوئی آج پوری ہو رہی ہے۔ قرآن کو پڑھے جانے کے لحاظ سے ایک ایسا امتیاز دیا گیا ہے جو کسی اور کتاب کو حاصل نہیں۔ اگر دوسری کتابیں بھی قرآن کی طرح پڑھی جائیں یا اسی طرح پڑھے جانے کے قابل سمجھی جائیں تو وہ بھی اسم قرآن کی مستحق ہو جائیں لیکن خدائے بزرگ و برتر نے اس لفظ کو صرف ایک ہی کتاب کے لئے مخصوص فرمایا ہے اور اسی کو یہ فخر حاصل ہے کہ ساری دنیا میں کوئی کتاب نہیں جو قرآن کے برابر پڑھی جاتی ہو کوئی آبادی ایسی نہیں جو اس کی قرأت سے خالی ہو کوئی ملک کوئی شہر ایسا نہیں جو اس کے پڑھنے والوں سے خالی ہو۔ جب سے قرآن پاک کا نزول ہوا ہے اسی وقت سے اس کو یہ عزت حاصل ہو گئی کہ پڑھے جانے میں اس کی برابری کوئی دوسری کتاب نہ کر سکی پس یہ کیسا پر معنی کیسا پر حکمت لفظ ہے جو اس کتاب کے نام کے لئے مخصوص ہوا۔ ایسی عزت تو عالم

کون وفساد میں کسی کتاب کو بھی میسر نہ ہوئی۔

(۲) دوسرا عظیم الشان نام قرآن حکیم کا الکتاب ہے چنانچہ قرآن حکیم کی ابتدا ہی ان الفاظ سے ہوتی ہے۔ الٓمّٓ۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ۔ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ" یہ نام بھی قرآن حکیم کے اندر بار بار آیا ہے اور کتب سے مشتق ہے جس کے معنی لکھنے کے ہیں گویا اس میں اس کے لکھے جانے کی طرف اشارہ تھا چنانچہ جب سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا اسی وقت سے آپ نے اس کے لکھنے کا بھی اہتمام فرمایا بلکہ اس کے لکھنے والوں کے متعلق بھی ایک پیش گوئی ہے۔ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ کِرَامٍۭ بَرَرَةٍ۔ یعنی اس کے لکھنے والے بڑے بڑے مرتبوں پر پہنچیں گے چنانچہ اس کے اول کاتب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے انسان تھے جن کو صدیق کا خطاب عطا کیا گیا تھا۔ اور جن کو مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت افضل البشر بعد النبی کہتی ہے۔ ان کے علاوہ جس قدر بڑے آدمیوں نے قرآن کریم کی کتابت کی ہے ایسے معزز آدمیوں نے دنیا میں کسی کتاب کی کتابت نہیں کی بڑے بڑے عظیم الشان بادشاہ بھی قرآن حکیم کی کتابت کرتے رہے جیسے عمر بن عبدالعزیز۔ نصیر الدین محمود غازی محی الدین اورنگ زیب۔

۳۔ ایک نام قرآن کریم کا الذکر ہے اور بعض جگہ دوسری صورت میں ذکریٰ اور تذکرہ بھی آیا ہے جیسے فرمایا "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ ذکر کے معنی عربی زبان میں یاد دلانے اور ناموری اور شرف کے ہیں اول معنی کے لحاظ سے اس نام کے رکھنے میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس کی تعلیم ان باتوں کو یاد دلاتی ہے جو انسان کی فطرت کے اندر مستور ہیں گویا اس نام میں اسلام کے فطری مذہب ہونے کی طرف اشارہ ہے اور دوسرے معنی کے لحاظ سے الذکر میں اس کتاب کے شرف وعزت حاصل کرنے اور تمام کتابوں میں سربرآوردہ اور نامور ہونے کی طرف اشارہ ہے اور یہ اشارہ بھی ہے کہ اس کو قبول کرنے والے اور اس کی نصائح پر عمل کرنے والے دنیا میں شرف حاصل کریں گے جیسا کہ ایک جگہ

فرمایا وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ۔

۴۔ ایک نام الفرقان ہے۔ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ فرقان کے معنی فرق کردینے والے کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ یہ کتاب حق و باطل میں فرق کردینے والی ہے۔ اس کی تعلیم ایسی کھلی کھلی ہے کہ حق و باطل میں کھلا کھلا فرق کر دیتی ہے اسلئے یوں بھی فرمایا لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ دین اسلام میں کوئی جبر و زبردستی نہیں کیونکہ رشد و گمراہی یعنی حق و باطل کھلے کھلے الگ ہو گئے ہیں۔

۵۔ ایک نام الھدیٰ ہے یہ بھی کثرت کے ساتھ قرآن میں آیا ہے چنانچہ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ اور قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى۔ یعنی اے پیغمبران سے کہدو کہ یقیناً اللہ کی ہدایت ہی الھدیٰ ہے۔ یعنی انسان کے لیے حقیقی اور سچی ہدایت قرآن پاک ہے۔ ہدایت سے مراد یہ ہے کہ انسان کو راہ دکھاکر اس کے کمال تک پہونچاتا ہے۔

۶۔ ایک نام التنزیل ہے وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ گویا یہ انسان کا کلام نہیں بلکہ منجانب اللہ وحی ہے۔

۷۔ ایک نام حکم ہے اور حکیم محکم اور حکمۃ بھی فرمایا۔ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا الخ اسمار میں یہ اشارہ ہے کہ قرآن کریم مضبوط فیصلے کرتا ہے اور اس کے اندر دانائی اور حکمت کی باتیں ہیں۔

۸۔ ایک نام الموعظہ ہے مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اس میں لوگوں کے لئے وعظ اور نصیحت کی باتیں ہیں۔

۹۔ ایک نام الشفاء ہے هُدًى وَّشِفَاءٌ سارے اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج ہے بلکہ ہر ایک بیماری کا علاج ہے جو انسانوں اور قوموں کو تباہ کر دیتی ہے۔

۱۰۔ ایک نام الرحمۃ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے۔

(۱۱) ایک نام الخیر ہے یعنی انسان کی کل بھلائی کی باتیں اس کے اندر جمع کردی ہیں یا یہ کہ سراسر بھلائی ہی بھلائی اس میں ہے اور کوئی نقصان پہونچانے والی اور تکلیف پہونچانے والی بات نہیں ہے۔

۱۲۔ ایک نام الروح ہے کَذٰلِکَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا۔ اس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ انسان کو حقیقی زندگی اسی کلام سے ملتی ہے۔

(۱۳) ایک البیان ہے اور مبین بھی فرمایا یعنی اس کے اندر ہر ایک ضروری بات کھول کر بیان کردی گئی ہے اور اچھی طرح واضح کردی گئی ہے۔ کوئی الجھاؤ نہیں ہے۔ کوئی بات تشنہ نہیں ہے۔ حق پر جتنے پردے تھے سب ہٹا دئے گئے ہیں۔

۱۴۔ ایک نام البرہان ہے قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اس کے اندر نرے دعوی ہی دعوے نہیں بلکہ دلائل بھی ہیں گویا جس امر کا دعوی کیا ہے اس کی دلیل بھی ساتھ ہی دی ہے۔

۱۵۔ ایک نام الحق ہے یعنی سچائی۔ گویا سب سچائیاں اس کے اندر ہیں اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب حق ہے الحق نام میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہ دنیا میں مضبوط پاؤں جمائے گی اور کوئی چیز اسے اکھیڑ نہیں سکتی

۱۶۔ ایک نام القیم ہے یعنی قائم رکھنے والی۔ درحقیقت اسی کے ذریعہ سے دنیا کا قیام ہے کیونکہ اگر اس کے ذریعہ سے دنیا میں روشنی نہ پھیلتی تو دنیا تباہ ہو جاتی پھر یہ صداقت کو بھی قائم رکھتی ہے اور ہر ایک انسان کو بھی سیدھی راہ پر قائم رکھتی ہے اس کے اندر کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے۔

۱۷۔ ایک نام المہیمن ہے یعنی حفاظت کرنے والی وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْكَ الْكِتٰبَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ یعنی کل سابقہ کتابوں کی جو اس سے پہلے آچکیں حفاظت کرنے والی ہے ہر ایک صداقت جو ان کتابوں میں اس قابل تھی کہ اسے باقی رکھا جائے اس کی حفاظت قرآن حکیم نے کردی۔

۱۸۔ایک نام المبارک ہے جس کے معنے ہیں کثیر خیرہ دائم برکتہ یعنی وہ برکت جو کبھی منقطع نہیں ہوتی جہاں توریت اور انجیل کے ذکر کے ساتھ قرآن کریم کا ذکر کیا ہے وہاں کوئی ایسا لفظ بھی بڑھا دیا ہے یہ بتانے کے لئے کہ اس کتاب کی خیر و برکت ہمیشہ تک ہے پہلی کتابوں کی طرح منقطع نہ ہو جائیگی۔

۱۹۔ایک نام حبل اللہ ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا یعنی یہ اللہ تک پہنچانیکا ذریعہ ہے کیونکہ حبل کے معنی ذریعہ کے ہیں۔

۲۰۔ایک نام اس کا مصدّق بھی ہے کیونکہ دنیا میں یہی ایک کتاب ہے جس نے دنیا کے سارے نبیوں کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لانا ضروری قرار دیا۔

۲۱۔ایک نام اس کا النور بھی ہے وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا نور وہ چیز ہے جس سے امتیاز پیدا ہوتا ہے۔قرآن کریم نے بھی جو روشنی ڈالی اس نے سب چیزوں میں امتیاز کر دیا۔کھرا کھوٹا۔کامل ناقص۔بھلا برا۔نیک و بد۔ضلالت و ہدایت۔نور ظلمت سب الگ الگ نظر آگئے اور یہ وہ نور ہے جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کیا۔

شرک کی ظلمت۔توہمات کی ظلمت۔بت پرستی کی ظلمت۔انسان پرستی کی ظلمت۔حرص و ہوا کی ظلمت رسم و رواج کی ظلمت۔غرض سب ظلمتوں کے پردے چاک کر دیے۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی اسمار قرآن کریم کے آئے ہیں۔سردست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے ان اسمار سے بھی ظاہر ہے کہ کس طرح خدائے بزرگ و برتر نے اس کتاب پاک کے مختلف نام رکھکر یہ بتا دیا ہے کہ ہر ایک قسم کی ضرورت اس کے اندر پوری کر دی گئی۔

اگر ایک طرف اَکْمَلْتُ کا دعوی ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ سے دین کو ہم نے کامل کر دیا تو دوسری طرف اس کے کمال کے مختلف پہلوؤں کو بھی مختلف اسمار میں ظاہر کر دیا ہے۔